السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس شخص نے رمضان کے روزہ کی فرضیت کا انکار کیے بغیر روزہ چھوڑ دیا اس کا کیا حکم ہے ؟ اور جو لاپروائی برتتے ہوئے ایک سے زیادہ مرتبہ رمضان کے روزے چھوڑ دے تو کیا اس کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس کسی نے شرعی عذر کے بغیر عمداً رمضان کا روزہ چھوڑ دیا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا، اس کی وجہ سے وہ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق کافر قرار نہیں دیا جائے گا، البتہ اس کو چھوڑے ہوئے روزے کی قضا کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہوگی۔ بے شمار دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کی فرضیت کا انکار کیے بغیر محض سستی ولاپروائی کی بنا پر اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی وجہ سے وہ کافر شمار نہیں ہوگا، البتہ اگر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بغیر کسی شرعی عذر کے اس نے دوسرے رمضان تک موخر کر دی تو اسے ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا، جیسا کہ سوال نمبر 17 کے جواب میں گزر چکا ہے۔

اسی طرح زکاة نہ دینے اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کا مسئلہ بھی ہے، کہ بندہ اگر ان کی فرضیت کا منکر نہ ہو تو اس کی وجہ سے وہ کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔

البتہ اسے پچھلے سالوں کی زکاة نکالنی ہوگی اور حج کرنا ہوگا، اور ان فرائض کی ادائیگی میں جو تاخیر ہوئی ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی ہوگی، کیونکہ اس بارے میں جو شرعی دلائل ہیں وہ عام ہیں، اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بندہ اگر زکاة اور حج کی فرضیت کا منکر نہ ہو تو ان کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے وہ کافر نہیں قرار دیا جائے گا، انہی دلائل میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ تارک زکاة کو قیامت کے دن اس کے مال کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا، پھر جنت یا جہنم کی طرف اس کا ٹھکانا دکھا دیا جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 211

محدث فتویٰ